رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

THE AL-HAKAM, WEEKLY, QADIAN

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

الحکم

قادیان

ہفتہ وار

چہ گویم باتو گر آئی بہادر قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

بیا در بزم مستاں تا بہ عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیسے دیگر آدمے دیگر

مدیر اعلیٰ
شیخ یعقوب علی
تراب احمدی عرفانی

مدیر مسئول
شیخ محمود احمد عرفانی
مجاہد مصری

چندہ سالانہ
حکومت اور والیان ریاست سے
امرا اور رؤسا سے
معاونین سے
عوام سے
ممالک غیر سے

مدینۃ المسیح
قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

قیمت فی پرچہ
۲/

جلد ۳۹ | ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء یوم جمعہ | نمبر ۶

کراچی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اعزاز میں شاندار دعوت

تمام معززین کی شمولیت اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر پر اظہارِ تشکر

کراچی ۱۸ فروری۔ ۱۷ فروری کی صبح کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی۔ لیکن دوپہر سے قبل حضور کی صحت بحال ہو گئی۔ اور حضور احمدیہ مسجد اور کراچی میں احمدیہ نو آبادی کے لئے مناسب جگہ منتخب کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے آٹھ بجے شام مقامی جماعت نے حضور کے اعزاز میں ایک ہوٹل میں دعوت دی جس میں تمام مذاہب کے معزز اصحاب مدعو تھے۔ اس دعوت میں شامل ہونے والے اصحاب میں سے مسٹر حویلی والا صاحب سشن جج بہادر۔ قاضی خدابخش صاحب میئر کراچی کارپوریشن۔ مسٹر ٹیکم داس داد ھویل صاحب سابق میئر۔ ڈاکٹر شراف صاحب آفیسر کارپوریشن۔ مسٹر حاتم طیب جی صاحب بیرسٹرایٹ لاء مسٹر اور مسز حاتم علوی۔ سید اسلم صاحب بیرسٹرایٹ لاء سیٹھ شنر اتن موہٹہ صاحب تاجر سردار بیتاب سنگھ صاحب سیٹھی آنریری مجسٹریٹ۔ مسٹر ڈیوڈ ایڈیٹر ڈیلی گزٹ۔ مسٹر پیتھی ایڈیٹر "آبزرور"۔ ڈاکٹر ہنگورانی پریذیڈنٹ لوکل مہاسبھا۔ پرنسپل رام سہائے پریذیڈنٹ آریہ سماج اور ڈاکٹر سعید صاحب کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

دعوت کے اختتام پر حاجی عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے اردو میں ایڈریس پڑھا۔ جس کے جواب میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تعلیم کی وضاحت فرمائی۔ کہ تمام مذاہب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے۔ اور تمام انسان چونکہ اس کی مخلوق ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ مختلف قومیں ایک دوسری سے برسرِ پیکار رہیں۔ اور ایک دوسرے کے متعلق نفرت اور عناد کے جذبات کو اپنے دلوں میں جگہ دیں۔ حضور نے فرمایا باوجود اس بات کے کہ مجھے اسلام اور احمدیت کی صداقت پر کامل یقین ہے۔ میں نے دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے متعلق کبھی نفرت کے جذبات کو اپنے دل میں جگہ نہیں دی۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر برائی سے نفرت کریں ہمیں اپنے ہمسایوں سے نفرت نہیں کرنی چاہیئے۔ درآں حالیکہ وہ بدعمل ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ وہ ہمدردی کے قابل ہیں۔ نہ نفرت کے لائق۔

حضور نے سندھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ عنقریب آپ کو ایک علیحدہ صوبہ تفویض کیا جانیوالا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ باہمی صلح و اتحاد کا ایک نمونہ قائم کر دیں۔ اور دنیا کو دکھا دیں۔ کہ کسطرح ایک نیا صوبہ پرانے صوبوں کے لئے نمونہ بن سکتا ہے۔ حاضرین نے تقریر کو نہایت توجہ سے سنا۔ اور چند نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ حاضرین حضور کی تقریر پر رطب اللسان تھے۔ جملہ اصحاب نے حضور کے زریں اور ہدایت سے پر ارشادات پر حضور کی خدمت میں ہدیہ تشکر و امتنان پیش کیا۔ (الفضل)

نیشنل لیگ کورز کا جلسہ اور دیہات سدھار

۱۷ فروری کو بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں نیشنل لیگ کورز کا جلسہ زیر صدارت مرزا گل محمد صاحب سالارِ جیش منعقد ہوا کورز کے نوجوانوں کے سوا اور بھی بہت احباب نے شرکت کی۔ مولوی محمد شریف صاحب نے جہری آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کی۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے ایک زبردست تقریر میں کور میں شامل ہونے کی تحریک کی نیز چوہدری اسداللہ خاں صاحب قائدِ اعظم پر قاتلانہ حملہ کی مذمت بیان کی۔

ان کے بعد مولوی عبدالمالک صاحب رامپوری نے ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں حکومت کو ایسے حملوں کو روکنے کے لئے توجہ دلائی۔ اور چوہدری صاحب موصوف کے لئے مبارکباد کا ووٹ پاس کیا۔

آخر میں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے سالارِ جیش کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک تقریر کی۔ اور دعا پر جلسہ ختم ہوا۔

نیشنل لیگ کورز نے قادیان کی صفائی کو بہتر بنانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ ۱۸ فروری کو ریلوے روڈ کی مرمت اور اصلاح کا کام کیا گیا۔ اور ۱۹ فروری کو مسجد دارالرحمت کے برامدے کی تکمیل میں مدد دی گئی ۲۱ اور ۲۲ تاریخ کو ممبران کورز کے علاوہ نیشنل لیگ کے دوسرے ممبر اور جماعت کے باقی افراد بھی شامل ہوئے اور سڑک کو اسٹیشن سے شہر تک درست کر دیا۔

مبلغ بلاد عربیہ کی واپسی

امید ہے کہ اس اخبار کے پہنچنے تک مبلغ بلاد عربیہ خیریت و عافیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہشتی مقبرے میں ایک شام

یہ نظم تسنیم صاحب نے عرصہ ہوا میرے پاس بھیجی تھی۔ اور میں نے اسے اس خیال سے روک لیا تھا۔ کہ جب میں مقبرہ بہشتی کے متعلق اپنے تاثرات لکھونگا تو اسے اس کے ساتھ شائع کردونگا۔ مگر افسوس یہ ہے۔ کہ گزشتہ نمبر میں جب میں نے اپنے تاثرات کے ساتھ اس نظم کو شائع کرنا چاہا۔ تو باوجود اس کے کہ میں نے مضمون کو بہت مختصر کر دیا تھا۔ مگر نظم کے لئے جگہ نہ نکل سکی۔ اس لئے میں افسوس کے ساتھ اسے شائع کرنے کے لئے مجبور ہو رہا ہوں۔ (ایڈیٹر)

بہشتی مقبرہ تھا، میں تھا، اور فضا [illegible] اتی　|　نظر [illegible] ترشام تھی

[illegible] سجود جھکائے سر دعا میں محو تھی　|　سراپا عجز بن کے یاد کبریا میں محو تھے

شفق کے رنگ میں رنگی ہوئی قبور ہر طرف　|　تمام کائنات میں اداس ہر طرف

افق سے اٹھ رہی تھی شب لباس مشکبار میں　|　لئے ہوئے تجلیاں نجوم کی کنار میں

نظر تھی اور سیر آئینہ سنگ و خشت کی

فسردہ قلب و روح کو تلاش تھی بہشت کی

تھا عکس موت جلوہ گر تھکی ہوئی نگاہ میں　|　سرود عیش تھا بلا ہوا مقام آہ میں

ہے لرزہ جس کے سرد مس سے جسم کائنات میں　|　ملی ہوئی ہیں جس کی تلخیاں مے حیات میں

سقر کی آتش غضب بھی، موج سلسبیل بھی　|　یہ موت، ہاں یہ موت ہے مہیب بھی جمیل بھی

بنا رہا تھا دل تخیلات کا نیا جہاں

کہ موصیوں کی موت بن کے معرفت ہوئی عیاں

قبائے قوم جن کے خوں سے لالہ رنگ ہے　|　وہ جن کی شوخیٔ جنوں پہ عقل خام دنگ ہے

وہ جن کی موت پر فدا ہزار ادائے زندگی　|　ہے جن کا اسوہ ساز قوم میں نوائے زندگی

ہے "ماضی" "تابنک جن کے نور جان پاک سے　|　اساس قوم پختہ تر ہے جنکے فیض خاک سے

جو مٹ کے زندگی کے نقش پائیدار کر گئے　|　متاع جان و مال قوم پر نثار کر گئے

وہ نور حق سے جن کے دل حریف مہر و مہ ہوئے　|　یہ فاقہ کش ہیں وہ جو وجہ رشک میروشہ ہوئے

جمیل موت سے ہوئے جو ہمکنار ہیں یہی　|　جو زینت بہشت ہیں وہ جاں نثار ہیں یہی

ہے یہ دعا گر قبول حضرت مجیب ہو

ملی ہے موت جو انہیں ہمیں بھی نصیب ہو

(میر اللہ بخش تسنیم)

جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی وفات

یہ خبر رنج و افسوس سے پڑھی جائیگی۔ کہ جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب ۱۱ و ۱۲ فروری کی درمیانی شب کو احمدیہ بلڈنگ لاہور میں انتقال کر گئے۔

مرزا صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں طالب علمی کے زمانہ میں ہی آ گئے تھے۔ اور ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بہت سی خدمات کے مواقع ہاتھ آئے۔ افسوس ہے۔ کہ خلافت ثانیہ میں ڈاکٹر صاحب نے خلافت سے [illegible] سے علیحدگی اختیار کر لی۔ تاہم ان کی ذات میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ وہ غرباء کے علاج معالجہ میں بہت ہمدردی کا برتاؤ اور سلوک کرتے تھے۔ طبیعت میں ملنساری اور سادگی تھی۔ مرحوم پر ۲ فروری کو ۱۲ بجے یکایک فالج کا حملہ ہوا۔ اگرچہ درمیان میں حالت سنبھل گئی تھی۔ مگر یہ حالت حقیقی نہ تھی۔ اس لئے اس کا کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ اور بالآخر اس راستے پر انہوں نے قدم رکھ دیا جس پر ہر ایک شخص نے گامزن ہونا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ان کا وجود نافع الناس تھا۔ ان کی وفات پر ہر قسم کے طبقات میں اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

ضلع گورداسپور کی نیشنل لیگوں کے لئے ضروری اعلان

ضلع گورداسپور میں خدا کے فضل سے اسّی سے زائد نیشنل لیگیں قائم ہیں۔

(۱) ان لیگوں کے عہدے داران صاحبان سے میں اس اعلان کے ذریعے توقع رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ضلع کی مرکزی لیگ یعنی قادیان کو ماہوار رپورٹیں بھیجتے رہیں تاکہ یہ معلوم ہوتا رہے۔ کہ وہ لیگیں کس حد تک کام کر رہی ہیں۔

(۲) اپنے ماہانہ چندے آئندہ براہ راست اپنے ممبران سے وصول کر کے پچاس فیصدی کے حساب سے یہاں بنام فنانشل سکرٹری نیشنل لیگ قادیان بھیجا کریں۔ کیونکہ آئندہ آل انڈیا نیشنل لیگ کو اس ضلع کی طرف سے جو بھی رقم بھیجی جائیگی۔ وہ ڈسٹرکٹ لیگ سے بھیجی جائیگی۔ اور ڈسٹرکٹ لیگ آل انڈیا نیشنل لیگ کے سامنے ضلع کی تمام انجمنوں کے متعلق جوابدہ ہو گی۔

(۳) ضلع گورداسپور نیشنل لیگ دیہات سدھار کا کام بہت جلد شروع کرنے والی ہے۔ بلکہ قادیان میں تو یہ کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس ضلع کی ہر ایک لیگ کا فرض ہے۔ کہ وہ دیہات سدھار کے کام کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دے۔

(۴) اس ضلع کی ڈسٹرکٹ لیگ جب کسی امر کے خلاف آواز اٹھائے تو اس ضلع کی تمام لیگوں کا فرض ہے کہ وہ بھی آواز اٹھائیں۔ اور احتجاجی یا دیگر اہم ریزولیشنوں کی ایک ایک کاپی صدر نیشنل لیگ قادیان کو باقاعدہ روانہ کیا کریں۔ تاکہ دفتر میں ہر ایک لیگ کا الگ الگ ریکارڈ رکھا جا سکے۔

(محمود احمد عرفانی صدر ڈسٹرکٹ نیشنل لیگ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت المہدی کا ایک ورق

قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی بی۔ اے کی روایات کا بقیہ حصہ

حضور سے میں نے سُنا ہے کہ عیسائی مذہب بھی عجیب ہے۔ کہ حضرت مسیح کی وفات کو لعنتی بتا کر کفارے کا موجب بنا بیٹھے ہیں۔

اسی طرح دعاؤں کے تذکرے میں اپنی کامیابی اور فتح کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے یہودیوں نے دو اعتراض کئے تھے۔ ایک پیدائش کے متعلق اور دوسرا اُن کی موت کے متعلق۔ اللہ تعالےٰ نے ان دونوں اعتراضوں سے بری کر دیا۔ اور ان کی والدہ کو بھی بری کر دیا۔

حضور مسیحؑ کے بن باپ پیدا ہونے کا واقعہ بھی سُنایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ جون کے مہینہ میں غالباً ۲۸ جون تھی۔ جمعہ کی نماز مسجد اقصیٰ کی بجائے مسجد مبارک میں ادا کی۔ جو خلاف معمول تھی۔

حضرت کا معمول تھا۔ کہ اگر کوئی خاص روک نہ ہو۔ تو صبح کو سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ حضور کے اندر سے تشریف لانے سے قبل اکثر احباب حضور کی انتظار میں باہر کھڑے رہتے

سیر کے وقت حضور کا یہ بھی دستور تھا۔ کہ مولوی فخرالدین ملتانی کی دوکان کے قریب ٹھیر جاتے۔ اور فرماتے کہ مولوی صاحب کو بلاؤ۔ یا نواب صاحب کو بلاؤ۔ جب دوست آجاتے تو پھر سیر کے لئے چلتے۔ شہتوت کے ایام میں اپنے باغ سے شہتوت بھی منگوایا کرتے تھے۔ اور اکٹھے بیٹھ کر کھایا کرتے تھے۔

کبھی بعض دوست سیر میں نظمیں بھی سُنایا کرتے تھے۔ میر مہدی حسین صاحب جب پہلی دفعہ قادیان میں آئے تو انہوں نے بھی بٹر کے راستے میں نظم پڑھکر سُنائی تھی۔

میں نے شیخ عبدالرحیم صاحب سے سُنا تھا۔ کہ جب وہ اسلام میں آئے۔ اس سے قبل وہ حضرت سے کچھ دریافت کرتے۔ ایک سوال وہ کرتے اور دوسرا ابھی دل میں ہوتا تو حضرت دوسرے کا بھی جواب دے دیتے جس پر میں مسلمان ہو گیا۔

قاضی صاحب کہتے ہیں۔ کہ اس وقت ہم طالب علم سیر میں حضور کے دائیں اور بائیں اور آگے نکل جاتے تھے۔ اور میں اکثر حضور کا شملہ مبارک اپنی آنکھوں سے لگایا کرتا تھا۔ اور میں یہ یقین رکھتا تھا۔ کہ اس کی برکت سے میری آنکھیں نہیں دکھیں گی۔

میں اور میرے کلاس فیلو ملک نور خان بعض سفروں میں بھی حضور کے ساتھ گئے ہیں۔ مثلاً لاہور اور گورداسپور کے سفر

حضور اپنی نسبت فرماتے کہ خدا تعالےٰ نے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے کئے ہیں۔ فرماتے تھے

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

فرماتے یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کب اور کس وقت یہ وعدے پورے ہونگے۔ مگر یہ سنت اللہ ہے۔ اور اسی طرح یہ بھی ہوگا۔ میرے معاملہ میں جلد بازی نہ کرو۔

میرے والد صاحب نے ایک تحریر حضور کو لکھی جس میں لکھا۔ کہ ہم کلمہ۔ قرآن اور باقی سب چیزوں پر عمل کرتے ہیں۔ ہم کو مرزا جی کی مخالفت کا کیا خطرہ ہے۔ اس پر حضور نے لکھا۔

نبی کی مخالفت خدا کی مخالفت ہے۔

اعدلوا هو اقرب للتقوی۔ پر ایک دفعہ فرمایا۔ کہ اپنے اعضائے جسمانی سے بھی عدل کا معاملہ کرو۔ ضروری کام لینا چاہئے۔ زیادہ نہیں لینا چاہئے۔

قاضی صاحب کے والد صاحب کی وفات

میرے والد صاحب ۱۲ر مئی ۱۹۰۴ء کو فوت ہوئے۔ حضرت اقدس ان ایام میں گورداسپور جایا کرتے تھے۔ میرے والد صاحب اس وقت اس کمرے میں جہاں اب میاں مولا بخش کی دوکان ہے بیمار پڑے تھے۔ اس وقت وہاں مدرسہ کی ایک کلاس ہوتی تھی۔ ان ایام میں مدرسہ میں رخصتیں تھیں۔ والد صاحب کا دل چاہتا تھا کہ جب حضور اس گلی سے گزریں تو میں ان کو دیکھوں۔ چنانچہ جب حضرت گزرے تو ایک کھڑکی کھلی تھی اس میں سے انہوں نے مشکل سے حضرت صاحب کو دیکھا اور اس کے کچھ عرصہ کے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ حضرت واپس تشریف لائے۔ تو ایک دن وہ گھر میں بیٹھے ہوئے کچھ تحریر فرما رہے تھے۔ اس وقت میری ہمشیرہ نے والد صاحب کی اس خواہش کا ذکر کر دیا اس پر فرمایا۔ اگر وہ مجھے کہتے تو میں ضرور آتا حضور کو اس وقت بڑی تکلیف ہوئی۔ اور اس وقت تحریر لکھنی بند کر دی اور پھر ٹہلتے رہے۔

پہلے حضور قلم سے لکھا کرتے تھے۔ پھر ٹیڑھی نب سے لکھنا شروع کر دیا تھا۔

میرے والد صاحب کی وفات سے قبل حضور کو الہام ہوا تھا۔

"وہ بیچارہ فوت ہو گیا"

حضرت صاحب کو گورداسپور میں انکی وفات کا علم ہوا۔ تو بہت افسوس کا خط لکھا۔ میرے متعلق فرمایا تھا۔ کہ لنگر کا کھانا جاری رہے۔ چنانچہ ۱۹۰۸ء تک جب تک میں ملازم نہیں ہو گیا۔ لنگر سے کھانا کھاتا رہا۔

جو اپنے لئے پسند نہ تھا وہ کسی کے لئے پسند نہ تھا

میری ہمشیرہ بیان کرتی ہیں۔ کہ ایک دفعہ حضور کے لئے یخنی پکائی گئی۔ غفلت سے اس میں مکھیاں پڑ گئیں۔ دادی نے شور ڈالدیا۔ کہ مکھیاں پڑ گئی ہیں۔

فرمایا اب ہم نہیں پیئنگے۔ اس نے کہا اور کسی کو پلا دیں گے۔ فرمایا جسکو ہم نہیں پیتے کسی کو بھی نہیں پینے دینگے۔ چنانچہ حضور کے حکم سے وہ یخنی گرا دی گئی۔

طاعون کے دنوں میں حضور صفائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ بہت سی گندھک وغیرہ جلائی جاتی تھی۔

ایک دفعہ حضور کو درد گردہ کی تکلیف ہوئی۔ ہم طالب علم بڑھ کے درخت کے نیچے میر ڈبہ کھیلتے تھے۔ جب ہم کو پتہ لگا۔ تو ہم کھیل چھوڑ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ حضرت اقدس نے سب طالب علموں کو دیکھ کر فرمایا۔ کہ ا۔

"دعا کرو"

روایات مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے صحابہ کرام اور احباب اصفیاء کے حلقہ میں مسجد مبارک میں جہاں دریچہ ہے اس کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے حضور علیہ السلام سے حضور کے الفاظ وحی اسمی الاعلیٰ کے متعلق دریافت کیا۔ کہ حضور خدا تعالےٰ کا یہ کلام اور وحی مقدس کہ تو میرا سب سے بہت بڑا اسم ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ تب ابھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے جواب کی طرف توجہ فرمانے کو ہی تھے کہ بعض اور تحریکات جدیدہ جو دوسرے احباب کی طرف سے پے در پے پیش کی گئیں اس کی وجہ سے میری اس عرضداشت کا جواب جو الہام الٰہی اسمی الاعلیٰ کا مطلب دریافت کرنے کے متعلق تھی اس کا جواب درمیان میں ہی رہ گیا۔ اب میرے دل میں اس الہام الٰہی کا مطلب سمجھنے کے متعلق بہت بڑی پیاس اور تڑپ محسوس ہو رہی تھی۔ اور میں اسی تمنا اور طلب میں تھا۔ کہ کاش مجھے اس الہام کا مطلب معلوم ہو جاتا۔ تب انتشار خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانیت اور نورانیت کی برکات کے ماتحت لسان الغیب سے اس وحی مقدس کا مطلب میرے قلب میں القاء کیا گیا۔ تو اس وحی کا مطلب یہ ہے۔ کہ تو اے مسیح موعود میرے تمام مظاہر سے بہت بڑا مظہر ہے۔ اور لفظ اسم الہام انت اسمی الاعلیٰ میں مظہر کے معنوں میں ہے۔ چنانچہ اس تفہیم ربانی کے بعد ایک مخالف نے جب میرے سامنے انہی الہامی الفاظ کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کیا۔ کہ مرزا صاحب کا یہ الہام غلط اور قابل اعتراض ہے۔ کیونکہ اس الہام کا یہ معنے ہے۔ کہ اے مرزا صاحب تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔ تو کیا مرزا صاحب کا نام خدا تعالےٰ کے ناموں میں سے مرزا صاحب یا انکا دوسرا نام مرزا

۴۔ غلام احمد خدا کے ناموں میں سے نہ چھوٹا نام ہے۔ نہ بڑا نام ہے۔ اس لئے یہ الہام بے معنی اور غلط ہے۔ تب میں نے اس الہام کی دہ لاں وہ تشریح بیان کی جو لسان الغیب میرے پر کا کشف حقیقت ہوئی۔ یعنی یہ کہ تو میرے بہت بڑا مظہر ہے۔ تو اسم کے معنے اس جگہ مظہر کے ہیں۔ اور ہر ایک نبی اپنی اپنی قوم کے لئے رسول کر کے بھیجا گیا۔ اور وہ دنیا میں خدا کا مظہر کر کے ہی بھیجا جاتا ہے۔ تا اس کے ذریعہ تخلقوا باخلاق اللہ کی شان انسانوں کی اخلاقی زندگی میں ظہور فرما ہو۔ پس جب ایک قوم اور ایک امت کا نبی اور رسول بجائے خود خدا کا مظہر قرار پاتا ہے۔ تو وہ نبی جو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہمہ گیریت اور ظلیت میں تمام اقوام عالم کی ہدایت

جناب شیخ عبدالرشید صاحب بٹالوی کی بیان کردہ روایات

شیخ صاحب جماعت احمدیہ بٹالہ کی روح رواں ہیں۔ سلسلہ کے فدائی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خادم ہیں۔ بٹالہ اوائل سے لیکر آج تک سلسلہ کی مخالفت کا مرکز بنا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر سب سے پہلے اسی جگہ سے کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی رئیس المکفرین نے اسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گرانے کی تحدی کی۔ اور منہ کی کھائی۔ شیخ محمد حسین بٹالوی کی زندگی کی تاریخ سلسلہ کی تاریخ کے ابواب میں ایک قیمتی اضافہ کرنے والی چیز ہے۔ اس کے بعد اس زمانے کا بٹالہ احراری فتنہ وفساد کا مرکز ہے۔ شیخ صاحب کے گھر کے سامنے سلسلہ کے کٹر دشمن رہتے ہیں۔ جنہوں نے شیخ صاحب پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا۔ اور ایک دفعہ مکان کو آگ تک لگا دی۔ بہرحال شیخ صاحب کا ثبات قدم انکی سوحانہ زندگی کی کھلی دلیل ہے۔ (ایڈیٹر)

شیخ صاحب نے بیان کیا۔ کہ ۱۹۰۰ء میں پہلی مرتبہ مجھے حضرت کی ملاقات کی تحریک ہوئی۔ اس سے قبل مجھے حضرت صاحب کی طرف رغبت نہ ہوتی تھی جس کی وجہ یہ تھی۔ کہ ہمارے محلے میں کچھ مغل رہتے تھے۔ وہ کچھ ایسی اچھی شکل وصورت کے نہ تھے۔ میں ان پر قیاس کرتے ہوئے حضرت اقدس کے مغل ہونے کو اچھا خیال نہ کرتا۔ ہمارے گھر میں مذہبی چرچہ تھا۔ ہم سب وہابی تھے۔ ہمارے گھر میں علماء کا مجمع رہا کرتا تھا۔ میرے والد صاحب بھی بڑے دیندار تھے۔ براہین احمدیہ کی اشاعت میں بھی انہوں نے حصہ لیا تھا۔

میں جب پہلی دفعہ قادیان میں آیا۔ اس وقت بھی جب شدید مخالف تھا۔ یہاں آکر پہلے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے ملا۔ ان سے باتیں ہوئیں۔ پھر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان کو دیکھتے ہی وہ تمام بدظنی جو اپنے محلے کے مغلوں کی وجہ سے تھی کافور ہو گئی۔ حضرت اقدس نے اس روز مہمانوں کے ساتھ گول کمرے میں کھانا کھایا۔ مجھے بھی حضور کے دسترخوان پر کھانا کھانے کا شرف حاصل ہوا۔

> ## سیرت کے صفحات
>
> اس نمبر میں سیرت کے صفحات معمول کی نسبت کم ہیں جس کا باعث میری صحت کی خرابی ہے۔ میں کوشش کرونگا۔ کہ اگلے نمبر میں اس کو پورا کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

اس سفر میں میرے ایک رفیق میاں برکت علی صاحب بھی تھے۔ شام کو عصر کی نماز میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے درس قرآن دیا۔ اسے میں نے سنا۔ انہوں نے اس خوبی سے تفسیر کی کہ میرا دل فدا ہو گیا۔

جب میں بٹالہ کو واپس جانے لگا۔ اس وقت طبیعت پر بڑا بوجھ تھا۔ اور میں بادل ناخواستہ واپس ہوا۔ بٹالہ میں آکر میرا دل ہر وقت قادیان کی طرف لگا رہتا۔ میاں برکت علی صاحب سے میں نے ذکر کیا۔ کہ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں قادیان واپس چلا جاؤں انہوں نے کہا۔ کہ ہر ایک کام آہستہ کرنا چاہئے۔ مگر میں زیادہ دیر صبر نہ کر سکا۔ اور اس دن کے بعد قادیان آگیا۔ اور اپنے ساتھ کچھ اعتراضات بھی لکھ لایا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مجھے ان کے جوابات سمجھائے۔ اور میری سمجھ میں آگئے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کو جب میری حالت کا علم ہوا۔ تو انہوں نے مخالفت شروع کر دی۔ مگر میرے والد صاحب میری دینداری اور میری سدھری ہوئی حالت کو دیکھ کر مجھ سے خوش رہتے تھے۔ میں اکثر چوتھے یا پانچویں روز حضور کی ملاقات کیلئے آیا کرتا تھا۔ چونکہ حضور کو معلوم تھا۔ کہ بٹالہ مولوی محمد حسین کا مرکز ہے۔ اس لئے حضور خاص طور پر میرے لئے دعا فرمایا کرتے تھے۔

میں نے کئی دفعہ عرض کیا۔ کہ حضور کہ اگر حضور اجازت دیں تو میں قادیان آجاؤں اور یہیں پر تجارت کروں۔ کیونکہ مجھے بٹالہ میں تکلیف ہے۔ مگر حضور نے فرمایا کہ

تم والدین کی سوائے دین کی مخالفت کے ہر چیز میں اطاعت کرو۔

جن ایام میں میرا لڑکا عبدالقیوم پیدا ہوا ان ایام میں بھی میری طبیعت یہی چاہتی تھی کہ میں حضرت صاحب کے پیچھے جاکر نماز پڑھوں۔ میں نے برکت علی صاحب سے کہا۔ کہ آپ بھی میرے ہمراہ چلیں چنانچہ وہ بھی آگئے۔ وہ ایک دن اور میں تین دن تک یہاں رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیشنل لیگ قادیان کا ایک غیر معمولی اجلاس

احرار کے ایک نہایت ہی گندے اور اشتعال انگیز رسالہ کیخلاف اظہار غیظ وغضب۔ حکومت سے مطالبہ کی شدید مخالفت

صدر آل انڈیا نیشنل لیگ سے احرار کی بڑھتی ہوئی خباثت کو دور کرنے کے لئے عملی قدم اٹھانے کی درخواست

قادیان ۱۹ر فروری۔ آج بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں صدر نیشنل لیگ قادیان نے ایک غیر معمولی اجلاس بصدارت جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر اس غرض سے منعقد کیا۔ کہ احرار نے "مذہبی ڈاکو" کے نام سے جو نہایت ہی گندہ اور اشتعال انگیز رسالہ شائع کیا ہے۔ اس کی ضبطی کا گورنمنٹ سے مطالبہ کیا جائے۔ تلاوت ونظم کے بعد شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر نیشنل لیگ قادیان نے جب تقریر شروع کی اور اس ناپاک رسالہ کے اقتباس سنانے چاہے تو جلسہ میں بے حد جوش پیدا ہو گیا۔ اور ہر طرف سے مطالبہ ہونے لگا۔ کہ ہم یہ گندے الفاظ سننے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ شیخ صاحب نے ہرچند کوشش کی کہ وہ کچھ اقتباس سنا کر بتا سکیں۔ کہ ہم پر کس قدر ظلم کیا جا رہا ہے۔ لیکن حاضرین نے سننے سے قطعاً انکار کر دیا۔ اور بار بار یہ مطالبہ کیا گیا کہ اس خباثت کے مقابلہ کے لئے جو طریق تجویز کیا گیا ہے وہ پیش کیا جائے۔ ہم اس مخالفت کے پلندہ کا ایک لفظ بھی نہیں سن سکتے۔

اس کے ساتھ ہی اس بات کی بھی سخت مخالفت کی گئی۔ کہ حکومت سے اس شرمناک رسالہ کی ضبطی کے لئے درخواست کی جائے۔ کیونکہ حکومت یہ سب کچھ دیکھ رہی ہے۔ اور دیدہ دانستہ آنکھیں بند کئے ہوئے ہے۔

اس بارے میں سامعین میں اس قدر جوش تھا۔ کہ وہ ریزولیوشن کے الفاظ تک سننے کے لئے تیار نہ تھے آخر بمشکل ان کو اس شرط پر الفاظ سننے کے لئے آمادہ کیا گیا۔ کہ اگر ان الفاظ کے ساتھ متفق نہ ہونگے۔ تو ان کو بدل دیا جائیگا۔ یا ریزولیوشن واپس لے لیا جائیگا۔ اس شرط پر جب الفاظ سنائے گئے۔ تو سامعین نے ان کی سخت مخالفت کی۔ اور پھر یہ مطالبہ کیا۔ کہ نیشنل لیگ اس قسم کی خباثت کے انسداد کے لئے عملی قدم اٹھائے۔ اور اپنے زیر انتظام ایسا طریق اختیار کرے جس سے اس بیحیائی اور کمینگی کا انسداد ہو سکے۔ اور وہ طریق اینٹ کا جواب پتھر ہی ہے۔

اس پر صدر نیشنل لیگ نے اپنا ریزولیوشن واپس لے لیا۔ اور تمام سامعین کے اتفاق رائے سے یہ قرارداد پاس ہوئی کہ ہم ممبران نیشنل لیگ صدر نیشنل لیگ قادیان کی وساطت سے آل انڈیا نیشنل لیگ کے صدر محترم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ احرار کے نہایت گندے لٹریچر اور خلص کر اس ناپاک رسالہ کا ترکی بہ ترکی جواب دینے کا انتظام کریں۔ اور اس کے لئے جو مطالبہ چاہیں ہم سے کریں۔ ہم بخوشی ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد صدر نیشنل لیگ قادیان نے اعلان کیا کہ وہ اس درخواست کو صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی خدمت میں پہنچا دیں گے۔

اس کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے مختصر سی تقریر کی جس میں حکومت پنجاب کے اس رویہ پر تبصرہ کیا۔ جو اس نے جماعت احمدیہ کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ اور جلسہ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمینہ دشمن کے کمینے حملے

چودھری اسد اللہ خاں صاحب قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور پر قاتلانہ حملہ

ایک فٹ سے زائد لمبی اور تیز چھری سے وار چھری رضائی کو چیرتی ہوئی دوسری طرف نکل گئی۔

چوہدری صاحب خدا کے فضل سے بال بال بچ گئے

حملہ کی تفصیلات اور چوہدری صاحب کے دلی جذبات

جناب چوہدری اسد اللہ خاں صاحب بیرسٹر ایٹ لار ممبر پنجاب کونسل۔ قائد اعظم نیشنل لیگ کور پر قاتلانہ حملہ کی خبر شائع ہو کر جماعت احمدیہ میں بے حد جوش اور ہیجان پیدا کر چکی ہے۔ اس کے متعلق مزید تفصیلات جو نمائندہ رپورٹر کو معلوم ہیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔

جناب چودھری صاحب موصوف ۳۱ر جنوری کو جب دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ تو اس سے دو روز قبل اپنی سیٹ بھٹنڈا ایکسپریس میں لاہور سے ریزرو کرا چکے تھے۔ ۳۱ر جنوری کی شام کو لاہور سٹیشن سے گاڑی میں اسوار ہونے کے بعد انہوں نے بستر بچھایا۔ تو سرہانہ سیٹ کے دروازہ کے قریب والے سرے پر رکھا۔ لیکن جب گاڑی روانہ ہو گئی۔ تو یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس طرف سرہانہ رکھنے سے آنکھوں میں کوئلہ وغیرہ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ سرہانہ دوسری طرف منتقل کر لیا۔ اور سو گئے قریباً ایک بجے رات کا وقت تھا۔ کہ زیادہ سردی محسوس ہونے پر انہوں نے اپنا سر ڈھانپنے کے لئے رضائی اوپر کو کھینچی۔ لیکن وہ نہ کھینچ سکی۔ اس پر آپ نے سمجھا۔ کہ شاید کوئی آدمی رضائی پر بیٹھا ہوا ہے۔ مگر جب آپ نے اٹھ کر دیکھا۔ تو کوئی نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے [illegible] جو رضائی کو کھینچ [illegible] پر پڑا۔ اور جب اسے انہوں نے نکالا۔ تو وہ ایک فٹ سے بھی زائد لمبی چھری تھی۔ جو بہت تیز اور بالکل نئی بنی ہوئی تھی۔ یہ چھری چودھری صاحب کے دونوں پاؤں کے درمیان اور رضائی کے آر پار نکل گئی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے چودھری صاحب کو کسی قسم کی خراش نہ آئی تھی۔

یہ بیان کرتے ہوئے کہ حملہ آور نے کس وقت اور کسطرح حملہ کیا۔ کہا مجھے یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ کہاں اور کسوقت اور کس نے چھری ماری۔ البتہ میں اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا۔ اور جس طرف میں نے پہلے سرہانہ رکھا تھا۔ اسی طرف میرا سر ہوتا۔ تو حملہ آور ضرور کامیاب ہو جاتا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔ کہ اس نے مجھے دوبارہ زندگی بخشی۔

چوہدری صاحب جب دہلی پہنچے تو ان کی والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ نے بار بار پوچھا۔ کہ خیریت سے ہو۔ آخر ان کے تکرار پر انہوں نے عرض کیا۔ بات کیا ہے؟ اس پر ان کی والدہ صاحبہ نے جو نہایت پرہیزگار اور رویائے صالحہ دیکھنے والی خاتون ہیں۔ فرمایا گذشتہ رات میں نے خواب دیکھا۔ کہ کوئی مجھ سے کہتا ہے۔ کہ لوگ اسد اللہ خاں کو قتل کرنے کے درپے ہیں۔ اور اسد اللہ خاں نے یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ وہ لوگ اسے قتل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو بیوی کا اور لڑکی ظفر اللہ خاں کے حوالے کر دیئے جائیں۔

اس پر چوہدری صاحب نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہوں۔ اور صرف اتنا بتایا۔ کہ میرے بستر میں سے ایک چھری نکلی ہے۔

اس حادثہ کے متعلق چودھری صاحب نے اپنی دلی کیفیت کا جن مختصر الفاظ میں اظہار کیا وہ یہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے خدا تعالیٰ مجھے دین کی کوئی خدمت کرنے کی توفیق بخشنا چاہتا ہے۔ اس سے بڑھکر دلی خواہش کون جان سکتا ہے۔ میں احمدیت کی خدمت میں جان دینے سے بڑی سعادت اور کوئی نہیں سمجھتا۔ لہذا اگر احمدیت کی خدمت میں جان چلی جائے۔ تو یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہوگی

جب پوچھا گیا۔ کہ اسقدر اہم واقعہ کو اتنے دنوں آپ نے کیوں اپنے تک ہی محدود رکھا۔ تو فرمایا۔ کہ اگر اب بھی مجھے بزرگوں اور دوستوں کی طرف سے مجبور نہ کر دیا جاتا۔ تو میں اسکا ذکر نہ کرتا۔ کیونکہ میں اس میں شرم محسوس کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مجھ ناچیز کو دشمنوں نے گزند پہنچانے کے قابل سمجھا۔ اور اس کی تشہیر کرتا پھروں۔

بہرحال یہ وہ واقعہ جس نے ایک طرف تو جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب کے اخلاص اور جذبہ فداکاری کو نمایاں کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف یہ بتا دیا ہے۔ کہ ہمارے کمینہ دشمن کیسی شرمناک حرکات پر اتر آئے ہیں۔ مگر نہ صرف وہ بلکہ ساری دنیا دیکھے گی۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد خصوصاً نوجوان حق اور صداقت کی خاطر اپنے خون کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اور نہ اس سے خوفزدہ ہونگے بلکہ پہلے سے بہت زیادہ جوش و خروش کے ساتھ آگے بڑھینگے کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس دنیا کی زندگی کا چار یا [illegible] پر ختم ہو جانا خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ اس طرح وہ رتبہ حاصل ہوتا ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کو مردہ مت کہو۔ وہ زندہ ہیں۔

اس کمینہ حملہ پر تمام جماعتوں میں خطرناک طور پر ہیجان اور اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ پنجاب کی جماعتیں ریزولیشن پاس کر کے حکومت کو بھیج رہی ہیں۔ اس حملہ کی تفصیلات قادیان میں جناب شیخ بشیر احمد صاحب صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے نیشنل لیگ قادیان کے جلسے میں ۱۹ر فروری کی رات کو بعد نماز عشاء بیان کی تھیں۔ چنانچہ اس وقت قادیان کی نیشنل لیگ کی طرف سے ایک ریزولیشن صدر نیشنل لیگ قادیان کی طرف سے یہ مضمون پیش کیا گیا۔ جو باتفاق رائے پیش ہوا

نیشنل لیگ قادیان کا یہ اجلاس جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ [illegible] نے جاریہ [illegible] دہلی تشریف [illegible] یہ حملہ اپنے اندر حد درجہ کی بربریت اور کمینگی رکھتا ہے ہمیں یقین ہے۔ کہ اس قسم کے حملوں کی تہ میں احرار کا وہ ناپاک اور گندا پروپیگنڈا کام کر رہا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ ان ظالمانہ اور وحشیانہ افعال کی ذمہ داری احرار کے ان لیڈروں پر ڈالے۔ جو عرصہ دو سال سے مفسدانہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔

چوہدری اسد اللہ خاں صاحب قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور کی خدمت میں بدباطن حملہ آور کے حملہ سے بفضل ایزدی محفوظ رہنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ

حضرت سائیں امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ مجذوب ساکنہ نوشہرہ ککے زئیاں کے حالات

سائیں امام الدین کے والد ماجد صاحب کا نام محمد بخش تھا اور وہ ڈاکٹر کے نام سے مشہور تھے۔ آپ خاص شہر سیالکوٹ بزمرہ پوسٹمین محکمہ ڈاک خانہ میں ملازم تھے۔ اور محلہ بٹہ ککے زئیاں کے تکیے میں مقیم تھے۔ آپ بڑے صالح اور زاہد شخص تھے۔

آپ کا ہمیشہ سے معمول تھا۔ کہ بہت سی ادویات تیار کر کے اپنے بائیں طرف کے جھولے میں رکھا کرتے تھے۔ اور جھولے کے داہنی طرف سرکاری ڈاک ہوا کرتی تھی۔ چٹھیاں تقسیم کرتے وقت بیماروں کی دیکھ بھال اور ادویات بھی مفت دیا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں چونکہ اس زمانے میں ڈاک خانہ کی ملازمت ایسی کڑی اور سخت نہ تھی۔ اس لئے بسہولت وقت آپ لوگوں کو چٹھیاں پڑھ دیا کرتے تھے۔ اور اس کا جواب بھی جہاں موقعہ ملا یونہی مفت لکھ دیا کرتے تھے۔ اس طرح سے تنخواہ کا ایک حصہ اپنے ذاتی اخراجات میں خرچ کیا کرتے تھے۔ کچھ ادویات میں صرف ہو جاتا تھا۔ باقی جو نقد بچ گیا وہ گھر بھیج دیا کرتے تھے۔

وہ اپنے گاؤں میں نمبردار تھے۔ جب آپ کے بیٹے سائیں امام الدین صاحب نے غالباً ۱۸۸۳ء میں امتحان پرائمری پاس کر لیا تو اپنے والد کے قائم مقام سربراہ نمبردار مقرر ہوئے۔ خاکسار اس زمانے میں پسرور کے انگریزی مڈل سکول میں پڑھتا تھا۔ گو عمر میں سائیں صاحب مجھ سے چھوٹے تھے۔ مگر میرے ان سے بہت گہرے دوستانہ تعلقات تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ بھی ہم سے بہت محبت کیا کرتی تھیں۔ جب خاکسار نے ۱۸۸۵ء میں مڈل کا امتحان پاس کر لیا تو پھر ماہ مئی میں امرتسر گورنمنٹ ہائی سکول میں داخل ہو گیا۔ پھر اپریل ۱۸۸۷ء میں میٹرک کا امتحان دیکر سیدھا فیروز پور چھاؤنی اپنے بڑے بھائی کے پاس چلا گیا۔ اور وہاں [illegible] میں بعہدہ اسسٹنٹ ماسٹر ملازم ہو گیا۔

سائیں امام الدین صاحب کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منسلک ہونے کا حال یوں مسموع ہوا ہے۔ کہ قصبہ نوشہرہ کا ایک ہمارا بزرگ سبحان پور ضلع گورداسپور میں پٹواری تھا۔ اور وہ فرقہ اہل حدیث سے تعلق رکھتا تھا۔ چونکہ اس زمانے میں فرقہ اہل حدیث کا بڑا چرچا تھا۔ اور یہ لوگ مذہبی شغف بہ نسبت دوسرے پرانے فرقوں کے زیادہ رکھتے تھے۔ اور ان کو نسبتاً مذہب سے زیادہ اُنسیت تھی۔ اور یہ لوگ ادھر ادھر سے مذہبی تحقیقات میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ جب وہ ہمارے بزرگ (مولوی جلال الدین صاحب مرحوم) رخصت پر گھر تشریف لائے۔ تو ان کی زبانی سائیں امام الدین صاحب کو حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات زہد و تقویٰ کے معلوم ہوئے۔ تب آپ کے حضرت صاحب کی زیارت کا اشتیاق ہوا۔

اور وہ پاپیادہ ستر اسی میل کا سفر طے کرتا ہوا حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور حضور کی ملاقات سے مشرف ہوتے ہی اس کے عقیدہ میں کمال درجہ حسن ظنی پیدا ہو گئی۔ حضور نے ابھی تک بیعت لینے کا اعلان نہیں فرمایا تھا۔ مگر یہ شخص اسی روز سے آپ کا روحانی خادم بن گیا تھا۔ پھر جب حضور نے بیعت کا اعلان فرمایا۔ تو سائیں امام الدین کا نام نامی ہم صف اولین میں پاتے ہیں مجھے افسوس ہے۔ کہ میں ۱۹۲۰ء تک سائیں امام الدین صاحب سے دو چار دفعہ رخصت کے موقع پر ملا۔ مگر بیعت کے متعلق ان سے حالات دریافت نہ کر سکا۔ کہ کب اور کیسے بیعت کی تھی۔

آئینہ کمالات اسلام میں جو فہرست چھپی ہوئی ہے اس میں امام الدین صاحب کا نام نمبر ۲۰۳ پر ہے۔ یہ فہرست شرکائے جلسہ سالانہ جو ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء کو منعقد ہوا تھا۔ کتاب ہذا میں چھپی ہوتی ہے۔ اور ساتھ ہی اس سے ایک دو اگلے صفحوں میں چندہ دہندگان کی فہرست ہے۔ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۲ء اس میں شیخ امام الدین صاحب ساکن نوشہرہ ضلع سیالکوٹ نمبر ۷۸ ماہوار چندہ ایک روپیہ سالانہ ۱۲ روپے ہے چونکہ مجھے بھی بہ سبب مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احمدیت سے انس پیدا ہو گیا تھا۔ کیونکہ میرے اپنے رسالے میں بھی حضرت صاحب کا ایک شیدائی موجود تھا۔ جس کا نام نامی منشی خیر دین جاگیر دار قصبہ مالیر کوٹلہ بزمرہ سواراں ملازم تھا۔ اور جب میں جولائی ۱۸۹۷ء میں رسالے میں بھرتی ہوا تھا۔ تو منشی خیر الدین صاحب میرا اسسٹنٹ مقرر ہوا تھا۔ اور اس کے ذریعہ سے میں نے حضرت صاحب کی مندرجہ ذیل کتابیں مطالعہ کی تھیں۔ توضیح المرام [illegible] ازالہ اوہام [illegible] اور جنگ مقدس۔

ایک دفعہ میں رخصت لیکر گھر آیا۔ تو سائیں امام الدین صاحب سے احمدیت کے متعلق بہت سی بات چیت ہوئی۔ میرے بڑھتے ہوئے اشتیاق کو دیکھ کر اس نے مجھے ایک نسخہ کتاب درثمین کا دیا۔ جو ابتداء میں شیخ غلام قادر فصیح مرحوم سیالکوٹ نے حضرت میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز و فضل عمر کے نام نامی پر مدون کر کے شائع فرمائی تھی۔ اس وقت نوشہرے میں میرا ہی پیارا بھائی اکیلا احمدی تھا۔ اور وہ حضرت صاحب کا سچا عاشق تھا۔ اور اس عشق کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس کو بطفیل حضرت مسیح موعود علم قرآن وہبی عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ بڑے [illegible] سے بڑا عالم قرآن شریف کے استدلال میں [illegible] سے سبقت لے جانا تو کجا بات تک نہ کر سکتا تھا۔ ابھی تک آپ سلوک کی منازل طے کر رہے تھے۔ اور مجذوبیت کے شہر میں داخل نہیں ہوئے تھے۔

ذیل کا تذکرہ مجھے میرے ایک عزیز بھائی منشی غلام نبی صاحب احمدی نے دیا ہے۔ جو میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

"کمترین اور میاں اللہ رکھا صاحب کو اسی سائیں امام الدین صاحب مرحوم کی طفیل ہی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اول ہی اول شمولیت کا فخر حاصل ہوا تھا۔ ہمیں قطعاً کوئی علم نہ تھا۔ کہ حضرت اقدس جناب مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے۔ اور نہ ہی حضرت صاحب کے حالات سے کسی قسم کی واقفیت حاصل تھی۔ سائیں امام الدین صاحب نے ہم سے بیان کیا۔ کہ قصبہ قادیان میں ایک شخص جناب حضرت میرزا غلام احمد صاحب بہت کامل بزرگ ہیں۔ اور ان کا دعویٰ ہے کہ وہ امام زماں مہدی موعود اور عامۃ الناس سے بیعت لے رہے ہیں۔ نہایت ہی مستجاب الدعوۃ انسان ہیں۔ اور آج کل لاہور میں چند روز سے تشریف فرما ہیں۔ چلو لاہور میں ان کی زیارت کرا دوں اور بیعت بھی کر لینا۔ اس پر ہم دونوں مع سائیں صاحب مذکور مرحوم لاہور کی طرف پاپیادہ روانہ ہو پڑے جب قصبہ [illegible] کے قریب پہنچے تو سائیں امام الدین صاحب نے پیدل سفر سے تھکان کا اظہار کیا۔ ایک شخص گاکیں بھینسیں لئے ہمارے ساتھ ساتھ جا رہا تھا۔ سائیں صاحب کو اس کی بھینس پر سوار کرا دیا۔ اس طرح کچھ سفر بھینس کے ذریعے طے ہو گیا۔ رات کو چک حمید میں پہنچے۔ جہاں رات بسر کی۔ میزبان نے ہماری بہت ہی خاطر و مدارات کی۔ اور پورا پورا حق میزبانی ادا کیا۔ صبح سویرے روانہ ہو کر ہم تینوں ریلوے سٹیشن مرید کے پر پہنچے۔ اس جگہ ہم اپنے ایک رشتہ دار کے پاس جس کا نام محمد دین تھا ٹھیرے۔ صبح چلکر شاہدرے پہنچے [illegible] صاحب نے کہا۔ کہ تم دونوں یہاں ٹھیر جاؤ۔ میں لاہور جاکر حضرت صاحب کا پورا پورا پتہ و مقام رہائش دریافت کر کے صبح سویرے لوہاری دروازے پر کھڑا ہو کر تمہارا انتظار کرونگا۔ تم مجھے وہاں ملنا پھر میں تم کو ساتھ لے چلونگا۔

چنانچہ ہم دونوں شاہدرے میں ایک رشتے دار کے پاس مہمان ہو گئے۔ صبح ہم دونوں شاہدرہ سے لاہور ہو کر لوہاری دروازہ پہنچے۔ تو ہمارے سائیں امام الدین صاحب حسب وعدہ وہاں موجود تھے۔ وہ ہم کو جہاں حضرت صاحب فروکش تھے لے گیا یہاں ہم چھ سات روز رہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب حضرت صاحب کے ساتھ تھے۔ (یہ وہ زمانہ ہے جس کی تاریخ ہمیں یاد نہیں۔ مگر حضرت صاحب مولوی رحیم بخش مسجد چینیاں والی سے مباحثہ تھا) مولوی عبدالکریم صاحب امام الصلوٰۃ تھے۔ سات روز کے بعد ہم نے

رات کے وقت حضرت صاحب کی بیعت کی صبح سویرے حضرت صاحب سے اجازت لیکر وطن کو واپس لوٹے۔ ہم سائیں صاحب کا تادم زیست شکر گزار رہیں گے کہ آپ کی بدولت ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم بوسی نصیب ہوئی۔ اور ہم سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود کُنی و خود کُنانی کار را
خود تو رونق دہی آں بازار را

از قلم صوفی فضل الٰہی صاحب احمدی بمبئی والے

گذشتہ سے پیوستہ

خاکسار جو کچھ بھی لکھتا ہے۔ وہ اپنے مشاہدات کے نظریہ سے لکھتا ہے۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہر ایک انسان اپنے اپنے نظریہ کے دائرے الگ الگ رکھتا ہو۔ لیکن جہاں تک میرا عقل سلیم مجھے راہبری کرتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالے اور اس کے مامورین کے ماننے والے اپنے اعتقادات کی یک جہتی کی بناء پر ایک حد تک تقریباً اپنے مشاہدات کے نظریہ کا دائرہ ایک ہی رکھتے ہیں۔ خاکسار کا اپنے مشاہدات کے نظریہ کو ظاہر کرنا صرف اس مقصد کے لئے ہے۔ کہ خدا تعالے اور اس کے مامورین کے ماننے والوں یا ماننے کا خیال رکھنے والوں کے لئے یہ اظہار باعث محبت ایمان و عرفان ہو۔ خدا تعالے کے حضور درخواست ہے۔ کہ وہ خاکسار (صوفی فضل الٰہی) کے ظاہر کردہ خیالات کو ضائع نہ فرمائے۔ اور پھر یہ بھی درخواست ہے۔ کہ ان خیالات کو اپنے نیک فطرت بندوں کے لئے باعث محبت ایمان و عرفان بنا کے رکھے۔ (آمین)

خاکسار پہلے بھی لکھ چکا ہے۔ کہ مختلف طبقہ کے انسانوں کی میل و ملاقات نے مجھے یقینی طور اس نتیجہ پر پہنچایا ہے۔ کہ دنیا میں حقیقی ہمدردی اور حقیقی محبت والفت خدا تعالے کے مامورین اور پھر ان کے سچے اور حقیقی پیروؤں میں ہی مل سکتی ہے۔ اور یہ بھی۔ کہ ہر ایک خدا تعالے کا ماننے والا اس نتیجہ پر پہنچتا ہے اور پہنچنا خدا تعالے کے فضل اور رحم کا نتیجہ ہے۔ اور

خود کُنی و خود کُنانی کار را
خود تو رونق دہی آں بازار را

کا ایک پیغام ہے۔ اور اصل اس نتیجہ پر موجودہ زمانہ کے مامور محبت و ہمدردی کی زندہ تصویر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جمیع اقوام و مذہب عالم کو محبت والفت کا پیغام دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

خدا تعالے کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔ اور اس کے بندوں پر رحم کرو۔ اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو۔ گو اپنا ماتحت ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق خدا کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر اور باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر ہلاکت کی راہوں سے اپنے آپ کو بچاؤ خدا تعالے سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔

اور پھر انسانوں پر اپنے اس پیغام کی ضرورت اور اہمیت کو ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ کہ میں خدا تعالے کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں بد قسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔

کاش کہ ہمارے بچھڑے ہوئے پیغامی بھائی ان چند کلمات پر ہی غور و فکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حقیقی مقام اور مرتبت کا عرفان حاصل کریں۔ ؎

"اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار"

الغرض تمام مذاہب و اقوام عالم کے انسانوں کو زمانہ حال کے سچے ہمدرد اور محبت والفت کے سچے پیغامبر کی آواز پر حاضر ہونے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالے سے دعا ہے۔ کہ وہ اپنے ان بندوں کو زمین اور آسمان کی ہر ایک مصیبت اور دکھ درد سے محفوظ فرمائے جنہوں نے اپنے سچے ہمدرد اور محبت والفت کے حقیقی داعی کی آواز پر لبیک کہی ہے (آمین)

اب خاکسار اپنے مذاق کے موافق مثال کے طور پر زمانہ حال کے حقیقی نوع انسان کے ہمدرد حضرت مسیح موعود قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین کی ایک مشہور محبت کا ذکر جس کا تعلق بھی حال ہی کے زمانہ سے وابستہ ہے۔ لکھے دیتا ہے۔ تا کہ دنیا داروں کی محبت اور اللہ والوں کی محبت میں فرق ظاہر ہو۔

امیر امان اللہ خاں کو جبکہ اکثر حکومتوں نے کابل کا بادشاہ تسلیم کیا۔ تو ہر کس و ناکس کی زبان پران کے اوصاف کے تذکرے تھے۔ روزمرہ اخباروں کے کالم کے کالم ان کی تعریفات کے سلسلہ میں لکھے جایا کرتے تھے۔ خاکسار کو وہ دن نہ بھولے گا۔ جبکہ امیر امان اللہ خاں سفر یورپ کے لئے کراچی سے جہاز میں سوار ہو کر بمبئی میں گیٹ آف انڈیا کی عمارت پر اترے۔ برٹش گورنمنٹ انڈیا نے ان کے استقبال کے لئے نہایت شان و شوکت سے تیاری کی۔ کہ وہ تیاری اپنی مثال آپ ہی ہو سکتی تھی۔ ہر قوم ہر مذہب کے لوگ امیر امان اللہ خاں کے استقبال کے لئے جوق در جوق سمندر کے کنارے والی سڑکوں کی طرف اور بعض نے اختیار محبت کے نشے میں سرشار گیٹ آف انڈیا کی عمارت کی طرف جا رہے تھے۔ سوار پیادے اور دوسرے لوگوں کے ہجوم کو دیکھتے ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا آج کے دن سڑکیں انسانوں کو اپنے اندر سے ہی نکال رہی ہیں۔ امیر امان اللہ خاں سفر یورپ کے دوران جب تک بمبئی میں قیام پذیر رہے ہیں۔ ہر ایک قوم و مذہب کے امراء و رؤساء نے ان کو طرح طرح کے بیش قیمت تحفے تحائف پیش کئے۔ اور بمبئی کے انگریزی گجراتی مرہٹی۔ اردو اخباروں میں ان کے ساتھ اپنی عقیدت اور محبت کے اظہار پر بہت کچھ بڑے زور شور سے لکھا گیا۔ قضاء و قدر کے ہاتھ سے جب امیر امان اللہ خاں سے حکومت چلی گئی۔ خاکسار نے پھر ان کو بمبئی میں دیکھا۔ وہ ایک معمولی مسافر کی طرح تاج محل ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اور اب سوار اور پیادے سپاہیوں کی جگہ خفیہ پولیس کے کچھ سپاہی تاج محل ہوٹل کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے نظر آتے تھے۔ گویا اب ان کے استقبال کرنے والوں میں خفیہ پولیس کے سپاہی ہی تھے۔ اور بس۔

جن ہندو۔ مسلمان۔ پارسی رؤساء نے ان کے زمانہ حکومت کے دوران ان کے بمبئی آنے پر طرح طرح کے بیش قیمت تحفے تحائف اور نذرانے پیش کئے تھے۔ اب حکومت کے ضائع ہو جانے کے بعد جب بمبئی میں آئے تو وہی بمبئی کی آبادی تھی۔ اور وہی تحفے تحائف کے دینے والے لوگ بھی تھے۔ اور وہی گورنمنٹ بھی موجود تھی۔ اور وہی امیر امان اللہ خاں بھی تھے۔ لیکن بادشاہ نہ تھے مگر کسی نے استقبال کیا۔ اور نہ ہی کسی نے تحفے تحائف پیش کئے۔ اور نہ ہی پھر اخباروں میں امیر امان اللہ کے اوصاف کے تذکرے شائع ہوئے۔

جہاں تک سننے میں آیا۔ وہ یہی کہ جو لوگ طرح طرح کے اوصاف بیان کرتے تھے۔ اب وہ سو سو عیب و نقائص بیان کرنے لگے۔ اور تحفے تحائف پیش کرنے والوں میں سے شاید ہی کوئی پھر امیر صاحب سے ملا ہو۔ لیکن ممکن نہیں۔ یہ تھی دنیا داروں یا دوسرے معنوں میں خدا تعالے کے مامور کے منکرین کی محبت۔ کہ جس کو تھوڑے ہی عرصہ میں امیر صاحب نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اس قسم کی ہزار ہا داستانیں دنیا میں موجود ہیں۔ یہ سب کچھ در حقیقت خدا تعالے کے عاشقوں کے لئے سچے معنوں میں

خود کُنی و خود کُنانی کار را
خود تو رونق دہی آں بازار را

کا ایک تسکین دہ نظارہ ہے۔

(باقی)

(صوفی بیمار ہے۔ مخلصین سے طالب دعا ہے۔)

۲۶ مئی ۱۹۳۶ء کو الحکم کا خاص نمبر شائع ہوگا

۲۶ مئی کی تاریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ایک یوم انقلاب ہے۔ جبکہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی نے خدا کی وحی کے مطابق رفع الی اللہ کا مقام پایا۔ ایسی عظیم الشان ہستیوں کی زندگی کے ایسے انقلابی ایام ان کی جماعتوں اور سلسلوں میں زندگی اور کامیابی کی روح پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ اس مقصد کو مدنظر رکھ کر میں ۲۶ مئی کو الحکم کا ایک خاص نمبر شائع کرنا چاہتا ہوں ——— بشرطیکہ اس کی

پانچ ہزار کاپیوں کی اشاعت

کا انتظام قبل از وقت ہو جائے۔ میں صرف پچاس ۵۰ محبان مسیح موعود علیہ السلام کو پکارتا ہوں کہ وہ ایک ایک سو کاپی لے کر تقسیم کریں۔ یہ خاص نمبر الحکم کے پورے ۴۰ صفحے پر شائع ہوگا۔ اس میں اول سے لیکر آخر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت، سیرت اور کارناموں کا ذکر ہوگا۔ سَو کاپی کے خریدار کو ساڑھے بارہ آنے فی سینکڑہ کے حساب سے دیا جائیگا۔ ایک کاپی کی قیمت چار آنے ہوگی۔

میں امید کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص اور فدائی خدام میں سے پچاس ایسے اشخاص اپنے نام دینگے۔ جو اس نمبر کی اشاعت کا موجب ہو سکے۔ اگر پانچ ہزار کاپی پوری نہ ہو سکی۔ تو میں نہایت افسوس کے ساتھ اس کی اشاعت ملتوی کر دونگا۔ اس لئے مارچ کے آخر تک اس تعداد کو پورا کر دیا جائے۔

——— میں کام کرنا چاہتا ہوں۔ بشرطیکہ آپ میرے ساتھ تعاون کریں۔ خدا آپ کا حافظ و ناصر ہو ———

خاکسار ——— عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشاہدات عرفانی

یعنے

ایڈیٹر الحکم کا سفر نامہ یورپ اور بلادِ اسلامیہ

مصنف نے کامل دو سال تک یورپ اور بلاد اسلامیہ کی سیاحت کے بعد اپنے مشاہدات کو کتابی شکل میں شائع کرنا شروع کیا ہے۔ یہ سفر نامہ چار جلدوں میں مکمل ہوگا۔ پہلی جلد شائع ہو چکی ہے

یہ سفر نامہ بالکل نئی طرز کا لکھا گیا ہے

نکتہ رس اور غور کن دماغ سے کام لے کر ان ملکوں میں آنکھ کے مشاہدات کے لئے چھوڑا ہے۔ اس سفر نامہ کے پڑھنے سے ملکی اور قومی ترقی کے سربستہ اسرار، اور قوموں کے عروج و زوال کا پتہ لگیگا۔ قعر مذلت سے نکلکر بام رفعت پر کیونکر پہنچ سکتے ہیں؟ اس کا جواب ہوگا۔

ہر مقام اور شہر میں جہاں مصنف گیا ہے۔ معمولی نظر سے نہیں بلکہ شوق افزا صورت میں واقعات تاریخ کی روشنی میں لکھے گئے ہیں۔

مسلمانوں میں قومی زندگی اور ملی روح کے نشو و نما کے لئے اس سفر نامہ کو ضرور پڑھنا چاہیئے

قیمت جلد اوّل ——— دو روپے آٹھ آنے ——— علاوہ محصول ڈاک

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات

اپنے دوستوں کے نام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مکتوبات کی پانچویں جلد اب شائع ہو گئی

اس میں حضور کے وہ مکتوبات ہیں۔ جو آپ نے اپنے مخلص احباب اور خدام کو لکھے۔

——— پہلے نمبر میں ———

حضرت سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی رضی اللہ عنہ کے نام مکتوب ہیں ——— اور

——— دوسرے نمبر میں ———

حضرت چوہدری رستم علی خاں رضی اللہ عنہ کے نام مکتوب ہیں۔ اور

——— چوتھے نمبر میں ———

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب قبلہ سلمہ اللہ تعالیٰ کے نام مکتوب ہیں

اس سلسلہ کے ہر نمبر کی قیمت سردست ——— ایک روپیہ ہے

لیکن جب خریداروں کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ جائیگی۔ تو قیمت نصف کر دی جائے گی

تھوڑی جلدیں طبع ہوئی ہیں جلد منگوالیں!

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار الحکم قادیان دار الامان ضلع گورداسپور پنجاب

بلا اپریشن موتیابند دُور

کون نہیں جانتا۔ کہ موتیابند کی بیماری بہت موذی مرض ہوتی ہے۔ اس بیماری میں کئی سال تک پانی پکنے کا انتظار کیا جاتا ہے۔ تاکہ اپریشن کرایا جا سکے۔ اس لمبے انتظار کے بعد اگر اپریشن درست ہوا۔ تو آنکھیں دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہیں۔ اور اگر ذرا کوئی نقص رہ گیا۔ تو ساری عمر کے لئے آنکھیں مصیبت بن جاتی ہیں۔

نیز بنی ہوئی آنکھیں بھی اکثر جلن یا دھندلاپن۔ یا ڈیلوں کی درد کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ان سب مرضوں کے لئے اور خاص طور پر موتیابند بغیر اپریشن کے اچھا کرنے کے لئے سالہا سال کے تجربہ کے بعد یہ دوائی جڑی بوٹیوں سے تیار کی گئی ہے۔ چند روز میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔

قیمت فی شیشی ——— ایک روپیہ چار آنہ ——— تین شیشیوں کا ست ——— تین روپیہ ——— خرچہ وی پی و پیکنگ بذمہ خریدار ｝ ملنے کا پتہ:۔ آنکھوں کا ہسپتال قادیان پنجاب

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپا۔ اور تراب منزل دفتر اخبار الحکم قادیان سے شائع ہوا